بنت مولانا عبدالمجید قدس سرہ

کاروان رفتہ کے مسافر

جب سے ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب کی رحلت کی خبر سنی ہے یہی تہی و تنگ دامنی مضطرب کئے دیتی ہے کہ اجالے کم سے کم ہوتے جارہے ہیں، بلاشبہ ان کی حیاتِ مستعار بے پناہ خیر و برکتوں کا مجموعہ تھی، وہ ایک ٹھنڈ چھاؤں شخصیت رہے، نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو، پاک دل و پاک باز، پھرتا ہے فلک برسوں تب کہیں جا کر ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں جو امت کیلئے مینارہ نور اور امید کی کرن ہوا کرتے ہیں، مولانا رحمہ اللہ جیسے علماء جہاں امتِ مسلمہ کی دستگیری احسن طریق سے کرتے رہے وہیں دینی مدارس کے لئے اس پرفتن دور میں ایک گھنے سائباں کی حیثیت بھی رہے، جب بھی کوئی منہ زور آندھی مدارس سے ٹکرائی ان حضرات نے بابانگِ دہل حق گوئی کی۔ یہ وہ زندگیاں ہیں جو قلزمِ ناپیدا کنار اور بحرِ ذخار ہوا کرتی ہیں۔ جن میں ہر ارادت کیش یا غیر ارادت کیش غواصی کر کے گوہر ہائے مراد حاصل کر سکتا ہے، یہ ان مردانِ خدا میں سے رہے جن کی زیست کا ایک ایک لمحہ استرضائے حق اور حصولِ خوشنودی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف ہوتا ہے، ان کے قلوب انوارِ الٰہی اور تجلیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مستنیر ومنور ہوجاتے ہیں۔ ان کے قلوب میں جلالی و جمالی رنگ پیدا ہوجاتا ہے اور وہ کبھی تو اللہ کی برہان نظر آتے ہیں اور کبھی خلوص، ایثار، قربانیاں اور خدمتِ خلق کا پیکر گراں نظر آتے ہیں۔ ان حضرات کو خداوند قدوس نے الا ان اولیآء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کے ذیشان الفاظ سے خطاب کیا، اور حضور صدرِ ایوان، ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیآئی تحت قبائی فرما کر اس جماعتِ مقدسہ کو اپنے دامنِ کریم میں پناہ دی۔

پھر جب اچانک ہی یہ قیمتی گوہر رفعتِ ابدی کے مسافر بن کر خلدِ بریں کے مکیں ہوجاتے ہیں تو عارضی اور فانی دنیا کے مکینوں کے قلب کو ٹھیس سی لگتی ہے۔ دل میں ویرانی سی چھا جاتی ہے، بے چینی اور کم مائیگی کا احساس جکڑ جکڑ لیتا ہے اور ہر ہر رحلت سے عالم میں خلا سا دکھتا ہے۔ کیونکہ قحط الرجال کے اس دور میں ہر عالم ربانی کے رحلت امتِ مسلمہ کے لئے ایک سانحہ عظیم کا درجہ رکھتی ہے، یہ قیمتی اثاثہ ہم گنواتے جارہے ہیں، جبکہ ہر عظیم رحلت ایک خاموش پیغام آخرت ہے جو ماتم زدگان قافلے کو پکار کر کہتی ہے کہ، خدارا!! ان علماء ربانیین کے منصب کو پہچان کران کے در سے فیضیاب ہوا جائے، ان کے نقشِ قدم پر چل کر دشمنان اسلام کو بتایا جائے کہ مدارسِ اسلامیہ ابھی اپنی قیادت سے محروم ضرور ہوئے ہیں لیکن بانجھ نہیں ہوئے ......!! جب تک علماء دیوبند کے فرزند، ان کی ملت کے حقیقی نگہبان بن کر نقشہ عالم میں ابھرتے رہیں گے خدا کا نام سرزمینِ عالم میں گونجتا رہے گا۔